شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

جلد ۱۱

فروری ۱۹۷۰ء

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت چھ روپے
دیگر ممالک تیرہ شلنگ

فی پرچہ ساٹھ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

تبلیغ ۱۳۴۹ھ

فروری ۱۹۷۰ء

(ایڈیٹر)

مسعود احمد دہلوی

سالانہ چندہ :- چھ روپے ۶ فی پرچہ :- ساٹھ پیسے

فہرست مضامین

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت :۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ انصار اللہ ربوہ | شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

پیشگوئی مصلح موعود اپنے اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے ایک دائمی پیشگوئی ہے

حضرت المصلح الموعودؓ کی بعض اہم پیشگوئیاں اور ان کا مہتم بالشان ظہور

۲۰ فروری ۱۸۸۶ کی پیشگوئی جو عرفِ عام میں "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے موسوم ہے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ باجود میں جس شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی اُس سے اپنے اور بیگانے سب اچھی طرح باخبر ہیں۔ اس پیشگوئی کے آپؓ کے وجود میں پورا ہونے پر اپنے تو دلی بصیرت کے ساتھ حقّ الیقین کے رنگ میں ایمان رکھتے ہی ہیں، دوسروں میں بھی ایسے حق گو افراد کی کمی نہیں ہے جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں آپؓ کے انقلاب انگیز اور محیّر العقول کارناموں کا کسی نہ کسی رنگ میں اعتراف کرتے نہ چلے آرہے ہوں۔ ایسے حق گو افراد کا یہ اعتراف فی الحقیقت ایک رنگ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نہایت مہتم بالشان ظہور کے اعتراف پر ہی دلالت کرتا ہے۔

ہم ایسے غیراز جماعت دوستوں کے اعتراف پر مبنی بیانات بارہا ان کالموں میں شائع کرچکے ہیں، فی الوقت ہم خود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض اہم پیشگوئیوں اور اُن کے نہایت درجہ اہتم بالشان ظہور پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کیونکہ ان پیشگوئیوں کا ظہور اِس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود محض کوئی وقتی پیشگوئی نہ تھی بلکہ اپنے انقلاب انگیز اثرات اور طیّب وشیریں ثمرات کے لحاظ سے یہ ایک دائمی اور ہمیشہ ہمیش جاری رہنے والی پیشگوئی ہے اور اس لئے ایک دائمی پیشگوئی ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکاتِ خاصہ آپؓ کے وصال کے بعد بھی جاری ہیں جن کی تاثیرات روز بروز ہی نہیں بلکہ ہر روز پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتی چلی جارہی ہیں۔ چنانچہ غلبۂ اسلام کا وہ مخصوص عملی ظہور جس کا محورکن آغاز حسبِ پیشگوئی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس و بابرکت عہدِ خلافت میں ہوا اور جو بڑی سرعت کے ساتھ پروان چڑھتا اور ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالتا رہا اب خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس ومبارک دَور میں نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ اِس طرح پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت کے نئے نئے پہلو آشکار ہونے کے نتیجہ میں اِس پیشگوئی کی صداقت پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتی چلی جارہی ہے۔

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادتِ باسعادت ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو خدائی بشارتوں کے عین مطابق ہوئی تھی اور آپؓ اوّل دن سے ہی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق تھے۔ اور چونکہ مصلح موعود کی تمام علامتیں ایک ایک کرکے آپؓ کے وجود میں پوری ہوتی چلی آرہی تھیں اس لئے جماعت اوّل دن سے ہی آپؓ کے مصلح موعود ہونے پر صدق دل سے ایمان رکھتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر کا براہِ راست انکشاف کہ آپ ہی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مصداق ہیں آپؓ پر ۱۹۴۴ء میں ہوا۔ جب توثیق کے رنگ میں آپؓ پر یہ خدائی انکشاف ہوا اُس وقت آپؓ کی موعودہ عہد آفریں خلافت پر تیس سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور پیشگوئی میں مذکور ایک ایک علامت آپؓ کے وجودِ باجود میں کمال آب وتاب کے ساتھ پوری ہوچکی تھی۔ یہ اِس لئے ہوا تا پیشگوئی کے آخری حصے بلکہ آخری فقرہ "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا وکان امراً مقضیاً" کا مہتم بالشان ظہور عمل میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے مقدر ہی یہ کیا تھا کہ پیشگوئی کی جملہ علامات آپؓ کے وجود میں پہلے پوری ہوں اور مصلح موعود کے مقامِ بلند پر آپؓ کے رفیع روحانی کا براہِ راست

انکشاف آپؓ پر آخر میں ہو اور پھر آپؓ دنیا میں خود اپنی زبان سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ۱۹۴۴ء میں آپؓ پر خود خدا نے یہ انکشاف فرمایا کہ آپؓ ہی مصلح موعود ہیں تو آپؓ نے اُسی سال برصغیر کے بعض شہروں میں جلسے منعقد کر کے خدائی انکشاف کی رُو سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اِس سے اگلے سال اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی صداقت کو ایک نئے رنگ میں آشکار کرنے کی غرض سے آپؓ سے بعض اہم اور مہتم بالشان پیشگوئیاں کرائیں۔

اِن پیشگوئیوں میں سے جس پیشگوئی کا ہم سب سے پہلے ذکر کرنا چاہتے ہیں اُس کی رُو سے اللہ تعالےٰ نے آپؓ پر منکشف فرمایا کہ گزشتہ ۳۱ سال میں آپؓ کے ہاتھ پر اسلام کو دنیا بھر میں جو عظیم الشان فتوحات حاصل ہوئی ہیں، اِس انکشاف کے بعد وہ اور بھی زیادہ شان کے ساتھ جاری رہیں گی۔ خود آپؓ کا وجود اِس امر کی ضمانت ہوگا کہ اسلام دنیا میں آگے ہی آگے بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا حتیٰ کہ آپؓ کی زندگی کے آخری لمحات اور جسم کے آخری سانس تک اُس کی یہ پیش قدمی پوری فتحمندی کے ساتھ جاری رہے گی۔ چنانچہ آپؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء میں تقریر کرتے ہوئے اِس نئے خدائی انکشاف کا خاص طور پر ذکر کیا اور نہایت زور دار الفاظ میں فرمایا:-

"جو کچھ مَیں کہتا ہوں، اور مَیں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا، وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اِس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اِس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا بُرا بھلا کہے اِس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔ جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی نہیں بدل سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے کہ بہرحال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء)

اِس مہتم بالشان پیشگوئی میں ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی مضمر تھی کہ ابھی آپؓ طویل عرصہ زندہ رہ کر جماعت کی قیادت اور رہنمائی فرماتے رہیں گے اور آپؓ کی اس قیادت اور رہنمائی کے نتیجہ میں جماعت

کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔ اگر مصلح موعود ہونے کے اعلان کے بعد جلد ہی آپؓ کا وفات پا جانا مقدر ہوتا تو زندگی کے آخری سانس تک غلبہ، ترقی اور کامیابی کی پیشگوئی بے معنی ہو کر رہ جاتی۔ اس پیشگوئی کی عظمت اسی صورت میں ظاہر ہو سکتی تھی کہ آپؓ اس پیشگوئی کے بعد طویل عرصہ زندہ رہتے اور پھر پہلے ہی کی طرح جماعت آپؓ کی آسمانی قیادت میں ترقی کرتی چلی جاتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس پیشگوئی کے بعد آپؓ مزید ۲۰ بیس سال تک زندہ رہے اور جماعت آپؓ کی آسمانی قیادت میں حسب پیشگوئی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی حتیٰ کہ جب نومبر ۱۹۶۵ء میں آپؓ کا وصال ہوا تو خود غیر مبایعین (جنہوں نے زندگی بھر آپؓ کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی) کے ہفت روزہ انگریزی اخبار "دی لائٹ" نے یہ گواہی دی کہ آپؓ کے ۵۲ سالہ عہدِ خلافت میں آپؓ کی جماعت نے حیران کن ترقی کی ہے (حوالہ کے لئے دیکھیں "دی لائٹ" بابت ۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء و ماہنامہ "انصار اللہ" بابت دسمبر ۱۹۶۵ء)۔

پھر اگر پیشگوئی اتنی ہی ہوتی کہ جماعت آپؓ کی زندگی کے آخری سانس تک ترقی کرتی چلی جائیگی اور اسلام کا غلبہ نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جائے گا تو مخالفین اور غیر مبایعین یہ گمان کر سکتے تھے کہ نعوذ باللہ آپؓ کے وصال کے بعد جماعت کی ترقی رُک جائے گی کیونکہ جہاں تک اس پیشگوئی کا تعلق ہے جماعت کی ترقی اور غلبہ کا وعدہ آپؓ کی زندگی کے آخری سانس تک ہے نہ کہ بعد از وصال کے زمانہ کے لئے بھی۔ لیکن وہ خدا جس نے اس آخری زمانہ میں اپنے عظیم الشان مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب مبعوث ہی اس لئے کیا تھا کہ وہ آپ کے ذریعہ اسلام کو کُل دنیا پر غلبہ بخشے اور پھر جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی پیہم بالشان بشارتوں کے مطابق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود میں عظیم الشان صفات والا فرزندِ موعود عطا فرما کر دنیا میں غلبۂ اسلام کے عملی ظہور کی راہ ہموار کرائی تھی اور اُس کے ذریعہ ایک محیّر العقول عظیم روحانی انقلاب برپا کر دکھایا تھا، یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اس فرزندِ موعود کے حیران کُن ترقیوں سے مالا مال ۵۲ سالہ دَور کے بعد جماعت کو ترقی کی راہ پر گامزن نہ رہنے دیتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور پیشگوئی بھی کرائی اور کرائی بھی مذکورہ بالا پیشگوئی سے پہلے۔ وہ پیشگوئی آپؓ کے وصال کے بعد آپؓ کی برکاتِ خاصّہ کے جاری رہنے کے نتیجہ میں ملنے والی عظیم الشان کامیابیوں کی بشارت پر

مشتمل تھی۔ چنانچہ آپؓ نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک غلبہ، ترقی اور کامیابی کی پیشگوئی سے بھی چار ماہ قبل ۲۴ ظہور ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کو ڈلہوزی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے دس سال میں جو باتیں اپنی جماعت کی ترقی اور دنیا کے تغیّرات کے متعلق بتائی تھیں اُن کا نتیجہ دنیا کے سامنے آگیا ہے اور دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ وہ کس طرح لفظ بلفظ پوری ہوئی ہیں اور ان کی تفاصیل اُسی طرح وقوع میں آئی ہیں جس طرح مَیں نے بیان کی تھیں۔ اب میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ گئی ہے کہ آئندہ اندازاً بیس سالوں میں ہماری جماعت کی پیدائش ہوگی۔ بچوں کی تکمیل تو چند ماہ میں ہو جاتی ہے اور نو ماہ کے عرصہ میں وہ پیدا ہو جاتے ہیں لیکن بچے کی پیدائش اور قوم کی پیدائش میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ایک فرد کی پیدائش بے شک نو ماہ میں ہو جاتی ہے لیکن قوموں کی پیدائش کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں آئندہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین زمانہ ہے، جیسے بچے کی پیدائش کا وقت نازک ترین وقت ہوتا ہے کیونکہ بسا اوقات وقت کے پورا ہو جانے کے باوجود پیدائش کے وقت کسی وجہ سے بچہ کا سانس رُک جاتا ہے اور وہ مُردہ وجود کے طور پر دنیا میں آتا ہے۔ پس جہاں تک ہماری قومی پیدائش کا تعلق ہے مَیں اِس بات کو میخ کے طور پر گڑا ہوا اپنے دل میں پاتا ہوں کہ یہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین مرحلہ ہے۔ اب یہ ہماری قربانی اور ایثار ہی ہوں گے جن کے نتیجہ میں ہم قومی طور پر زندہ پیدا ہوں گے یا مُردہ۔ اگر ہم نے قربانی کرنے سے دریغ نہ کیا اور ایثار سے کام لیا اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارا، محنت اور کوشش کو اپنا شعار بنایا تو خدا تعالیٰ ہمیں زندہ قوم کی صورت میں پیدا ہونے کی توفیق دے گا اور اگلے مراحل ہمارے لئے آسان کر دے گا۔" (الفضل ۶ ستمبر ۱۹۴۵ء)

اِس عظیم الشان پیشگوئی کے الفاظ پر اگر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض دوسرے ارشادات کی روشنی میں غور کیا جائے تو یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ اِس پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ ۱۹۴۵ء سے بیس سال بعد (۱۹۴۵+۲۰) یعنی ۱۹۶۵ء میں آپؓ کا

وصال ہو جائے گا اور جماعت ایک دفعہ پھر خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ایک اور خلیفۂ برحق کے ہاتھ پر جمع ہو کر قربانی و ایثار اور تقویٰ شعاری سے کام لیتے ہوئے غلبہ و ترقی اور کامیابی کے راستہ پر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے گی اور اس طرح دنیا میں اسلام کا وہ غلبہ جس کی راہ نہایت اہتمام بالشان طریق پر آپؓ کے ذریعہ ہموار ہوئی ہے نمایاں سے نمایاں تر صورت اختیار کرتا چلا جائے گا۔

اس پیشگوئی میں " قومی پیدائش " کے الفاظ کو کلید کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہاں لفظ " پیدائش " سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا مراد ہے تو اس پیشگوئی کے اصل مطلب کو سمجھنا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ چنانچہ خود حضور رضی اللہ عنہ نے ایک اور جگہ واضح فرمایا ہے کہ امامِ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنا در اصل ایک " نئی پیدائش " سے ہمکنار ہونے کے مترادف ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

" بیعت کا وقت تو نہایت سنجیدگی کا وقت ہوتا ہے ..... یہ وقت ایک نئے بچے کی پیدائش کے وقت کے مشابہ ہوتا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۸)

اور اسی کیفیت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے " نئی زندگی " سے تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ جب ۹ مارچ ۱۹۰۳ء کو بعض اصحاب نے بیعت کی تو حضور علیہ السلام نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بیعت در اصل بیعتِ توبہ ہے۔ اس کے ذریعہ تمہیں ایک نئی زندگی ملی ہے۔ اب چاہیئے کہ تمہارا وجود سارے کا سارا ایک نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آئے۔ (حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۲)

اس وضاحت کی روشنی میں اگر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا پیشگوئی پر غور کیا جائے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ ۱۹۴۵ء سے بیس سال بعد جماعت کی قومی پیدائش کے وقوع میں آنے سے مراد یہ تھی کہ اُس وقت الٰہی تقدیر کے ماتحت حضور رضی اللہ عنہ کا وصال ہو جائے گا اور اس کے معاً بعد خلافتِ ثالثہ کا قیام عمل میں آئے گا یعنی ساری جماعت وقتی طور پر انتہائی نازک حالات سے دوچار ہونے کے بعد آسمانی روح اور خدائی نور اپنے اندر رکھنے والے ایک مردِ خدا کے ہاتھ پر پھر جمع ہو جائے گی، اُس مردِ خدا کے ہاتھ پر جسے خدا تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعودؓ کے وصال کے بعد منصبِ خلافت عطا کرنے اور آپؓ ہی کی برکاتِ خاصّہ کے جاری رہنے کے نتیجہ میں اُس کے ہاتھ پر

اسلام کو فتوحات عطا کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اُس کا خاص خدائی تصرف کے ماتحت منصب خلافت پر فائز ہونا اور بیک وقت کُل مومنین کا اُس کے ہاتھ پر جمع ہو جانا دراصل ساری جماعت کے حق میں ایک نئی پیدائش کے مترادف ہوگا۔ قومی رنگ میں اس نئی پیدائش کے بعد جماعت نئی قربانیاں پیش کر کے اور نئے عزم کے ساتھ تقویٰ کی راہ پر گامزن رہ کر نئے غلبہ، نئی فتوحات اور نئی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی چلی جائے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۹۴۵ء میں یہی خبر نہیں دی کہ بیس سال بعد جماعت ایک نئی پیدائش سے ہمکنار ہوگی بلکہ اس پیشگوئی پر دس سال گزرنے کے بعد ۱۹۵۵ء میں آپ پر یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی تقدیر خاص کے ماتحت جماعت کی اس نئی پیدائش کا ظہور آسمانی روح اور خدائی نور اپنے اندر رکھنے والے کس مردِ خدا کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں جبکہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفرِ یورپ کے دَوران سوئٹزرلینڈ میں قیام فرما تھے آپؓ کو خواب میں وہ مردِ خدا دکھایا گیا۔ آپؓ نے سفرِ یورپ سے واپس تشریف لانے کے بعد اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں واپسی کے وقت غالباً زیورک میں تھا کہ مَیں نے خواب دیکھی کہ مَیں ایک راستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ یعنی چکّر کھانے والی روشنی نظر آئی جیسے ہوائی جہازوں کو راستہ دکھانے کے لئے منارہ پر تیز لیمپ ہوتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں۔ مَیں نے خواب میں خیال کیا یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا، بغیر پھاٹک کے کھلا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازہ میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اُس کے اوپر پڑے تو خدا تعالیٰ کا نور اس کے جسم کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تب مَیں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اُس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکّر کھانے والا نور اُس دروازہ کی طرف مُڑا اور اُس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔"

(الفضل ۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

الحمد للہ ثم الحمد للہ! ہمارے قادر و عزیز اور صادق الوعد خدا نے جس نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۹۴۵ء میں یہ پیشگوئی کرائی تھی کہ بیس سال بعد جماعت پر پہلے

ایک نازک وقت آئے گا اور پھر وہ بحیثیت قوم ایک نئی پیدائش سے ہمکنار ہوگی ہاں اُسی قادر و عزیز اور صادق الوعد خدا نے اپنی اِس پیشگوئی کو ٹھیک بتیس سال بعد پورا کر دکھایا اور کر بھی دکھایا اپنے اندر خدائی نور رکھنے والے اُسی مردِ خدا کے ذریعہ جس کے جسم میں خدائی نور داخل ہوتا آپؓ کو دس سال پیشتر خواب میں دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ حسبِ پیشگوئی ۵۲ سالہ نہایت درجہ کامیاب اور فتح و ظفر کے آئینہ دار عہد آفریں دَورِ خلافت کے پورا ہونے پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ آپؓ کے وصال پر جماعت کا وقتی طور پر انتہائی نازک صورتِ حال سے دوچار ہونا ایک قدرتی امر تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنّت اور وعدہ کے عین مطابق گرتی ہوئی قوم کو سنبھال لیا اور اپنے تصرّفِ خاص کے ماتحت حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو منصبِ خلافت پر فائز فرما کر اور ساری جماعت کو آپ کے ہاتھ پر جمع کر کے اسے ایک نئی پیدائش سے ہمکنار کر دیا اور آپ کے ذریعہ فتوحات کے دروازے ازسرِنو کھول کر ثابت کر دیا کہ اگرچہ حضرت المصلح الموعودؓ وفات پا گئے ہیں لیکن آپؓ کے ناصرِ دین فرزند کے ذریعہ دنیا میں آپؓ کا نام اور آپؓ کا کام قائم ہے اور قائم رہے گا۔ اِس طرح پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت ایک نئے رنگ میں نہایت مہتم بالشان طریق پر ظاہر ہوئی اور اُس وقت سے برابر ظاہر ہوتی چلی آرہی ہے۔

ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکاتِ خاصّہ کے جاری رہنے کے نتیجہ میں آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ برابر بڑھ رہا ہے' ان کے نفوس و اموال میں مسلسل برکت پڑ رہی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ' تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے سالانہ بجٹ مسلسل اضافوں کی وجہ سے کہیں سے کہیں پہنچ گئے ہیں فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی نہایت درجہ مستحکم ایک نئی بنیاد قائم ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے بادشاہوں کے برکت ڈھونڈنے کے نشان کا حد درجہ ایمان افروز اور مسحور کن ابتدائی ظہور ہوا ہے۔ بعض نئے ممالک میں مشنوں اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے، اطراف و جوانبِ عالم میں نئی مسجدیں تعمیر ہوئی ہیں، متعدد نئے سکول، مدارس اور ڈسپنسریاں کھلی ہیں۔ تراجم قرآن مجید اور تفاسیر کے نئے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں اور مزید ایڈیشن شائع ہو رہے ہیں' مزید برآں دُنیا میں اسلام کو سربلند کرنے اور اسے وسیع پیمانہ پر پھیلانے کی غرض سے متعدد نئے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ الغرض موعود نافلہ کے ذریعہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق حضرت المصلح الموعودؓ سے اب بھی قومیں برکت پا رہی ہیں اسیروں

کو رستگاری نصیب ہو رہی ہے، دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو رہا ہے، جو زندگی کے خواہاں ہیں انہیں موت کے پنجہ سے نجات مل رہی ہے، جو قبروں میں دبے پڑے تھے وہ باہر آ رہے ہیں، مختصر یہ کہ اپنی تمام برکتوں کے ساتھ حق کے آجانے سے باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگا چلا جا رہا ہے اور ایک دنیا اسے بھاگتا دیکھ رہی ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ خوش نصیب ہیں ہم کہ ہمیں خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت کو ایک نئے رنگ میں آشکار ہوتا دیکھنے کی سعادت مل رہی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۹۶۵ء میں خلافتِ ثالثہ کے قیام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ عظیم الشان اسلامی کاموں کے انجام پانے کی ہی پیشگوئی نہیں کرائی بلکہ اس کے علاوہ آپ سے بعض ایسی پیشگوئیاں بھی کرائیں جو اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ آئندہ قیامت تک جماعت کے بار بار نئی پیدائش سے ہمکنار ہونے کے نتیجہ میں نئی سے نئی فتوحات کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اور پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت نئے نئے رنگ میں ظاہر ہوتی چلی جائے گی اور اس طرح حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اور آپؓ کا کام قیامت تک قائم و دائم رہے گا۔ چنانچہ آپؓ نے ایک نہیں بلکہ یکے بعد دیگرے ایسے متعدد وجودوں کے مسلسل ظہور کی بشارت دی ہے جو آپؓ کے جاری کردہ کاموں کو مزید وسعت دیکر پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت کو آشکار کرتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ آپؓ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد (غلبۂ اسلام کے مقصد) میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں، پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دُنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔" ("الموعود" طبع اوّل ص۲۱۱)

نیز اسی تقریر میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا:۔

"میں اِس سچائی کو نہایت کُھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیّت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیّت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی، اسلام دُنیا پر غالب آکر رہے گا، مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا۔ اور یا تو میری زندگی میں ہی اُس کو اِس طرح کُچل کر رکھ دیگا کہ وہ سر اُٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مُرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دے گا۔" (ایضاً)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِن ہر دو پیشگوئیوں سے صاف عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ آپؓ کے بعد جماعت میں ایسے وجود کھڑا کرتا رہے گا جن کے ذریعہ جماعت بار بار نئی پیدائش سے ہمکنار ہو کر اپنی مالی وجانی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی سعادت حاصل کرتی چلی جائیگی، اور اِس طرح پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت ہر زمانہ میں دُنیا پر آشکار ہوتی چلی جائے گی۔ اب چونکہ آئندہ ایسے وجودوں کا سلسل پیدا ہوتے چلے جانا مقدّر ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کام کو وسعت دیتے اور اسلام کو دنیا میں غالب کرتے چلے جائیں گے اس لئے آپؓ نے ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ آپؓ کا نام اور آپؓ کا کام ہمیشہ دُنیا میں قائم رہے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دُنیا میں قائم رہے گا اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں

مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"

(بحوالہ ٹریکٹ "روح پرور خطاب" شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ان پیشگوئیوں اور خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دَور میں ان کے نہایت درجہ مہتم بالشان ظہور سے صاف عیاں ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود اپنے انقلاب انگیز اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات کے اعتبار سے ایک دائمی پیشگوئی ہے۔ اس کے انقلاب انگیز اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات جس شان سے خود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۵۲ سالہ عہدِ خلافت میں اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کا موجب ہوئے اسی طرح خود حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اپنی پیشگوئیوں کے مطابق یہ انقلاب انگیز اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دَور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجودِ باجود کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کو نمایاں سے نمایاں تر کرنے کا موجب ثابت ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دینے لگے گا۔ اُس وقت دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی **اسلام** اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی **محمّد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہی خلافت کے آسمانی نظام سے وابستہ رہنے اور خلیفۂ وقت کی کمال تعہد سے اطاعت بجالاتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کے انقلاب انگیز اثرات اور اس کے طیّب و شیریں ثمرات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور محض اپنے فضل سے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اسلام کی آخری فتح اور اس کے ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے غلبہ میں ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی حصہ دار بنائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین ٭

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدائے بزرگ و برتر کے الہام اور اُس کے کلام کا متن

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامی الفاظ!

بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ وجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّشانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کُھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے۔ اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا، وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ

تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے)۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والاٰخر۔ مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

پھر خدائے کریم جلّ شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی ۔۔۔۔۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلا دے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۰ تا ۶۲)

عربی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ هُدًی ؛ یَوْمًا فَیَوْمًا فِی النَّغَا

(قرآن کریم کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے۔)

لَمَّا اَرَی الْفُرْقَانُ مَیْسَمَ ؛ تَرَدّٰی مَنْ طَغٰی   مَنْ کَانَ نَابِغَ وَقْتِہٖ ؛ جَاءَ الْمَوَاطِنَ اَلْثَغَا

جب قرآن نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر ایک طاغی نیچے گر گیا۔ جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلاگو تھا وہ گُنگ زبان ہو کر میدان میں آیا۔

مَنْ کَانَ ذَا عَیْنِ النُّھٰی ؛ فَاِلٰی مَحَاسِنِہٖ صَغٰی   اِلَّا الَّذِیْ مِنْ جَھْلِہٖ ؛ اَبْغَی الضَّلَالَۃَ اَوْ بَغٰی

جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف مائل ہو گیا۔ ہاں وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا۔

عَیْنَ الْمَعَارِفِ کُلِّھَا ؛ اَتَاہُ حِبٌّ مُبْتَغٰی   لَا یُنْبِئَنَّ بِبَحْرِہٖ ؛ اَلذَّخَّارِ کَلْبًا مُوْلَغَا

تمام معارف کا چشمہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو دیا، اور اس کے بحرِ ذخار سے اُس کتّے کو خبر نہیں دی جاتی جس کو تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ هُدًی ؛ یَوْمًا فَیَوْمًا فِی النَّغَا   مَنْ کَانَ مُنْکِرَ نُوْرِہٖ ؛ قَدْ جِئْتُہٗ مُتَفَرِّغَا

اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے۔ اور جو شخص اس کے نور کا منکر ہے میں اس کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں۔

فِیْھَا الْعُلُوْمُ جَمِیْعُھَا ؛ وَحَلِیْبُھَا لِمَنْ ارْتَغَا   فِیْھَا الْمَعَارِفُ کُلُّھَا ؛ وَقَلِیْبُھَا بَلْ اَبْلَغَا

اور اس میں تمام علم ہیں اور اس میں علوم کا دودھ ہے اس کے لئے جو اوپر کا حصہ کھا رہا ہے اور اس میں تمام معارف اور ان کا کنواں بلکہ اس سے زیادہ۔

وَیْلٌ لِکُفَّارٍ لَدِیْغٍ ؛ لَا یُغَادِرُ مَلْدَغَا   وَیْلٌ لِمَنْ بَزَغَتْ لَہٗ ؛ شَمْسٌ فَعَادَ امْبَزَغَا

اس کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا۔ اس شخص پر واویلا ہے جس کے لئے سورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

مَنْ فَرَّ مِنْ فَیْضَانِہٖ ؛ اَلْاَعْلٰی وَمِمَّا اَفْرَغَا   مَا کَانَ قَلْبًا تَائِبًا ؛ بَلْ کَانَ لَحْمًا اَشْلَغَا

ہر شخص جو اس کے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا وہ رجوع کرنے والا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا۔

(نور الحق)

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار

(اُس خدائے کردگار کی حمد اور شکر واجب ہے۔)

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار — کز وجودش ہر وجودے آشکار

اس خدائے کردگار کی حمد اور شکر واجب ہے جس کے وجود سے ہر چیز کا وجود ظاہر ہوا۔

ایں جہاں آئینہ دارِ روئے اُو — ذرّہ ذرّہ رہ نماید سوئے اُو

یہ جہان اُس کے چہرہ کے لئے آئینہ کی طرح ہے۔ ذرّہ ذرّہ اُسی کی طرف راستہ دکھاتا ہے

کرد در آئینۂ ارض و سما — آں رُخِ بے مثل خود جلوہ نما

اُس نے زمین و آسمان کے آئینہ میں اپنا بے مثل چہرہ دکھلایا ہے۔

ہر گیاہے عارفِ بنگاہِ اُو — دستِ ہر شاخے نماید راہِ اُو

گھانس کا ہر پتہ اس کے کون و مکان کی معرفت رکھتا ہے اور درختوں کی ہر شاخ اس کا راستہ دکھاتی ہے

مہر و ماہ و انجم و خاک آفرید — صد ہزاراں کرد صنعتہا پدید

اُس نے چاند سورج ستارے اور زمین کو پیدا کیا اور اس نے لاکھوں صنعتیں ظاہر کر دیں۔

ایں ہمہ صُنعش کتابِ کارِ اوست — بے نہایت اندریں اسرارِ اوست

اس کی یہ تمام صنّاعیاں اس کی کاریگری کا دفتر ہیں اور ان میں اس کے بے انتہا اسرار ہیں۔

ایں کتابے پیشِ چشمِ ما نہاد — تا از و راہِ ہدیٰ داریم یاد

نیچر کی کتاب اس نے ہماری آنکھوں کے سامنے رکھ دی تاکہ اس کی وجہ سے ہم ہدایت کا راستہ یاد رکھیں۔

(ضیاء الحق)

پیشگوئی مصلح موعود کا ظہور اسلام اور رسول کریمؐ کی صداقت کے ایک زندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے

(حضرت المصلح الموعود خلیفۃ الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ دسمبر کو ساڑھے تین بجے سے لیکر ساڑھے سات بجے تک ایک ولولہ انگیز و بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا پورا ہونا دلائل اور واقعات کی رُو سے روزِ روشن کی طرح ثابت فرمایا۔ اِس تقریر کا آخری حصہ جو خود غلبۂ اسلام سے متعلق بعض اہم پیشگوئیوں پر مشتمل ہے ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے (ادارہ)

"اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجّت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچّے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اِس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ ۱۸۸۶ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اسکے ہاں ۹ سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور دُنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام دُنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اُسی خدا نے اِس خبر کو پُورا کیا اس انسان کے ذریعہ جس کے متعلق ڈاکٹر یہ امید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ رہے گا یا لمبی عمر پائے گا۔ میری صحت بچپن میں ایسی خراب تھی کہ ایک موقعہ پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہدیا کہ اسے سل ہو گئی ہے کسی پہاڑی مقام پر اسے بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا مگر وہاں جا کر میں اُداس ہو گیا اور اِس وجہ سے جلدی ہی واپس آ گیا۔ غرض ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی

اُس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اِس لئے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پُورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر مَیں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے اُن مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ رُوحانی جو میرے سینہ میں پُھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ مَیں ساری دُنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اِس دُنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے قرآن سکھایا گیا ہے تو مَیں ہر وقت اُس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن مَیں جانتا ہوں آج دُنیا کے پردہ پر سوائے میرے اَور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے اور اِس زمانہ میں اُس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دُنیا کا اُستاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اِس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دُنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔

دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یُورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دُنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اِس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دُعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اِس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اُس وقت تک دُنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پُوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اے میرے دوستو! مَیں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں، نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا مَیں اُمیدوار ہوں اور مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی اُن میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

مَیں اِس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و

آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دُنیا پر غالب آکر رہے گا۔ مسیحیت دُنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اُس کو شکست دیگا اور یا تو میری زندگی میں ہی اُس کو اس طرح کچل کر رکھ دیگا کہ وہ سر اُٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مُرجھا کر رہ جائیگی اور دُنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دے گا۔

مَیں اس موقعہ پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس پیشگوئی کو پُورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں مَیں آپ لوگوں کو اُن ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پُورا کیا بلکہ مَیں کہتا ہوں آپکو یقیناً خوش ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی۔ پس مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا، مَیں تمہیں اُچھلنے اور کُودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کُودو لیکن مَیں کہتا ہوں اس خوشی اور اُچھل کُود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ مَیں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پَیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ مَیں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ مَیں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دَوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" ("الموعود" طبع اوّل صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۶)

موعود "نافلہ" کا وجود روحانی طور پر مصلح موعود کے وجود کا ہی حصّہ ہے

پیشگوئی مصلح موعود کے ایک خاص پہلو کا ایک اور نہایت بالشّان ظہور

(مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

اِس مضمون میں پیشگوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے ظہور سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات اور رؤیا وکشوف کی تشریح بیان کر کے اس کی تائید میں بعض مسلّمہ حقائق اور واقعات پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ذوقی تشریحات یا ان کی تفاصیل میں اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے لیکن مسلّم حقائق اور واقعات پر انہیں چسپاں کرنے میں جو استدلال کیا گیا ہے اس میں یقیناً وزن ہے۔ امید ہے قارئین صاحب مضمون کی اس کاوش کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ فرمائیں گے ——— (ادارہ)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنے مضمون بعنوان "یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے" میں رقم فرماتی ہیں :-

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کے لئے جو بشارتوں کے الہامی الفاظ ہیں اُن میں یہ بھی تھا کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا"۔ حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ بعض مبشّر خوابیں اور الہامات کبھی بار کبھی رنگ میں پورے ہوتے ہیں۔ تو ..... مجھے یقین کامل ہے کہ آپ تین کو چار کرنیوالے ہوئے جب ہمارے بڑے بھائی صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک کھویا ہوا بھائی ہمیں مل گیا ـــ مگر آپؓ پھر تین کو چار کرنے والے ہوئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے آپؓ کو عطا کردہ بشارتوں کے مطابق وہ "مبارک" وہ "نافلہ" جس کی بہت زور دار الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین علیہا السلام کو بشارت دی تھی کہ مبارک کا بدلہ تم کو بہت جلد ملنے والا ہے۔ وہ مبارک، محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ہی حضرت اماں جان رضؓ کی گود میں آیا اور حضرت اماں جانؓ کے پھر چار بیٹے ہو گئے۔ اُن کا مبارک اُن کو مل گیا..... خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی مبارک احمد مرحوم کے متعلق، کہ یا کم عمری میں فوت ہو گا یا بڑا مرتبہ پائے گا۔ اُس مبارک کو خدا تعالیٰ نے بلا لیا تو پھر اِس مبارک کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اِس کو منصب خلافت بخشا....

پس اِس زمانہ کو بھی محمودؓ کا زمانہ جانیں۔" (الفضل مؤرخہ ۱۰ رنومبر ۱۹۶۷ء)

حضرت سیدہ مدظلہا العالی نے اپنی اِس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نافلہ" (پوتے)، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرزندِ اکبر اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے دوسرے "مبارک" یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک اہم جزو

یہ عاجز یقین رکھتا ہے کہ "نافلہ" پوتے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی، حضور علیہ السلام کی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں ایک جزو کے طور پر موجود تھی۔ اس کا ایک ثبوت تو یہی ہے کہ الہام "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" نافلہ پوتے کے ذریعہ بھی پورا ہوا جو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد مرحوم کے بعد مبارک ثانی کے طور پر دنیا میں آیا اس لئے وہ مصلح موعود کا ظل اور نظیر ہے کیونکہ مصلح موعودؓ "تین کو چار کرنے والا" ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی تقدیر تھی جو پوری ہوئی۔ اس لئے جب ہم پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کریں گے تو ہمیں اُس وجود کا بھی تذکرہ ساتھ ہی کرنا ہوگا جو الہام "نافلةً لك" کا مصداق ہے۔ وذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی بشارت اِن الفاظ میں دی :۔

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔"

اور حضورؑ نے اپنی اولاد کے حق میں جو دعائیں کیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے ؎

بابرگ و بار ہوویں۔ اک سے ہزار ہوویں (درثمین "محمود کی آمین")

پس اللہ تعالیٰ کا وعدہ مصلح موعودؓ کے بارہ میں کہ اُس کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعائیں قبول ہونگی اُس کو "بابرگ و بار" ثابت کرنے کے لئے "نافلہ" پوتے کے ذریعہ نہایت عظیم الشان طور پر پورا کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلك۔

پھر پیشگوئی مصلح موعود کے مقاصد میں پہلا مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے :۔

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔"

اِس مقصد کی تکمیل کے نشان کے طور پر جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مصلح موعودؓ کے وجود میں ایک "بابرکت روح" دنیا میں بھیجی گئی لازم تھا کہ مصلح موعود کے ذریعہ بھی ایک "بابرکت روح" اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھیجی جاتی۔ پس مصلح موعودؓ کے ذریعہ، اس پیشگوئی کے مطابق، دنیا میں آنے والا روحانی وجود وہی ہے جو الہام نافلةً لك کا بھی مصداق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "حقیقۃ الوحی" میں اپنے جو الہامات درج فرمائے ہیں اُن میں مندرجہ ذیل الہام اکٹھے نازل ہوئے:۔

"تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعُلٰی کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّکَ۔ یعنی تو اپنی ایک دُور کی نسل دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُتریگا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔" (بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۶۲۶)

اس الہام میں "نسلاً بعیداً" کی عمومی بشارت کے بعد مصلح موعودؓ اور "نافلہ" پوتے کی اکٹھی بشارت دی گئی یعنی نافلہ پوتا مصلح موعودؓ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوگا ـــــ اس کے بعد الہام ہُوا:۔

"اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ دو نشان"۔ یعنی "خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔ دو نشان ظاہر ہونگے"۔ (تذکرہ طبع دوم ص۶۵۳)

پس حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بشارت میں درحقیقت "دو نشان" تھے۔ یعنی ایک مصلح موعودؓ کا نشان اور دوسرا "نافلہ" پوتے کا نشان۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ مندرجہ ذیل الہامات میں بھی ہے جو پیشگوئی مصلح موعود کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے:۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی ـــ اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ایک اَور مقام پر فرمایا:۔

"یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَانٌ مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔ وَتَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔ وَلَنُحْیِیَنَّکَ حَیٰوةً طَیِّبَةً ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ۔"

("ازالہ اوہام" بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۱۹۱)

یعنی تجھ پر مختلف ازواج کے ساتھ مختلف زمانے آئیں گے اور تُو دُور کی نسل دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی نصیب کریں گے اسی سال یا اس کے قریب۔

پس پیشگوئی مصلح موعود میں ہی آئندہ مبارک نسل کی پیشگوئی فرمادی گئی تھی اور بعد کے الہامات سے ثابت ہوگیا کہ اس حصہ پیشگوئی کا خاص مصداق "نافلہ" پوتا ہے جو "مبارک ثانی" کے طور پر دنیا میں آیا اور الہامُ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ دو نشان" اس امر پر ایک شاہد ناطق ہے۔

اس امر کی مزید تائید حضور کے مندرجہ ذیل الہام اور حضور کی طرف سے اس کی تشریح سے ہوتی ہے حضور مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں :-

"چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا — اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ — ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔" (تذکرہ طبع دوم صد ۵۹۹)

یعنی حضور الہام "نافلةً لك" کو حضرت محمود المصلح الموعود کے ہاں تولد ہونے والے فرزند پر چسپاں فرماتے تھے۔ پس ابتدائی الہامات میں "آئندہ خواتین مبارکہ" اور "ازواج مختلفہ" سے مراد وہ مبارک خواتین بھی ہوئیں جو حضور کے "حسن و احسان میں نظیر" کے عقد میں آئیں جن میں سے خاص مبارک خاتون جو حضور کی زندگی میں ہی حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئی تھیں، حضرت سیدہ اُم ناصر احمد رضی اللہ عنہا تھیں جن کے بطن سے وہ "دین کا ناصر" نافلہ پوتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تولد ہوا جو آج اللہ تعالیٰ کے منشاء اور تقدیر خاص کی رُو سے خلیفۃ المسیح الثالث کے منصب جلیلہ پر فائز ہے۔ اللّٰھم ایدہ بنصرك العزیز و متّعنا بطول حیاتہ (آمین)

ایک ناصرِ دین فرزند کی پیشگوئی

اس ناصرِ دین فرزند کی پیشگوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں فرمائی تھی :-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔ ......" ("المبشرات" صد ۱۲۴)

آپ نے اپنے اس فرزند کی منظوم "آمین" میں فرمایا ؎

مرا ناصر میرا فرزندِ اکبر ٭ ملا ہے جس کو حق سے تاج و افسر (کلامِ محمود)

یعنی ابتداء سے یہ مقدّر تھا کہ حضرت مصلح موعود کے فرزند اکبر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو "حق سے تاج و افسر" ملے گا۔ الحقّ ما قال اھل الحق۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل رؤیا سے بھی اس تقدیرِ خداوندی کی خبر ملتی ہے۔ فرمایا :-

"مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف گئی ہوئی ہے۔ مَیں نے ان کو بُلایا ہے اور کہا کہ چلو تمہیں وہ درخت دکھلاؤں۔ پس مَیں اُن کو باہر کی طرف لے گیا۔ جب درخت کے قریب پہنچے جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو مَیں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ محمود کہاں ہے۔ اُس نے کہا بہشت میں۔ پھر کہا کہ قبر کے بہشت میں ......" (تذکرہ طبع دوم صد ۸۳۲)

اس رؤیا میں حضرت محمود کے وصال پر حضور نے اپنی "بیوی آشفتہ حال" پائی۔ بیوی سے مراد جماعت ہوتی ہے پس

رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے اُس صدمہ کی کیفیت کا نقشہ کھینچا ہے جو جماعت احمدیہ کو حضرت محمود المصلح الموعودؓ کی وفات پر پہنچے گا۔ اور "درخت" سے مراد وہ فرزندِ نافلہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا "بار گُ و بار ہو ویں" کے موافق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کو اپنے سایہ عاطفت میں لینے کے لئے کھڑا کیا گیا۔ اور "باغ" سے مراد یا حضورؓ کا خاندان ہے اور یا حضورؓ کی تمام جماعت ہے جو سب فرزندِ نافلہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے۔ اور یہ جو فرمایا "چلو تمہیں وہ درخت دکھلا آؤں" اِس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اِس "درخت" کی خبر پہلے سے موجود تھی اور اس کے ظہور کا وقت اِس رؤیا کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ وہ حضرت محمود المصلح الموعودؓ کی وفات کا وقت ہوگا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت اہم پیشگوئی اِن الفاظ میں فرمائی ہے :-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ..... یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ..... ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے ..... پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی ..... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی ..... تب دانشمند یکدفعہ اِس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔" ("تذکرۃ الشہادتین" بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۰۲-۵۰۳)

اِس عظیم الشان پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخالفوں کے مقابل اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے تین میعادیں بتائی گئی ہیں یعنی :-

(۱) وہ مخالف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ حیات میں زندہ موجود تھے اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے میں ناکام رہیں گے۔

(۲) اُن مخالفوں کے بعد اُن کی اولاد بھی ناکام رہے گی۔

(۳) پھر مخالفوں کی اولاد کی اولاد کا بھی یہی حشر ہوگا۔ تب اس کے ساتھ ہی دنیا میں "دانشمند یکدفعہ" غلط عقائد و خیالات کو چھوڑ کر خدا کے سچے دین پر آجمع ہوں گے۔

چونکہ حضورؑ نے اِس پیشگوئی میں خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے مخالفوں، پھر اُن مخالفوں کی اولاد اور پھر اولاد کی اولاد

کا ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی تدریجی ترقی بھی ان سب کے مقابل پہلے حضورؑ کی ذاتِ بابرکات، پھر حضورؑ کے فرزند المصلح الموعودؓ اور پھر "نافلہ" پوتے کے ذریعہ مقدر تھی تاکہ مخالفوں کی اولاد اور اولاد کی اولاد کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور اولاد کی اولاد ایک نشانِ آسمانی کے طور پر سعید فطرت لوگوں اور دانشمندوں کے لئے ہدایت کا موجب بنتی چلی جائے۔

اس پیشگوئی کی نہایت واضح طور پر تائید حضورؑ کے ذیل کے الہام سے ہوتی ہے:۔

"انّ الّذین کفروا و صدّوا عن سبیل اللّٰہ ردّ علیھم رجلٌ من فارس۔"

("حقیقۃ الوحی" بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص ۶۲۵)

یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے مخالفوں کے مقابل ایک "رجل من فارس" دین کی تائید کا کام کرتا رہے گا اور ان مخالفوں کا مقابلہ کریگا۔ پس "تذکرۃ الشہادتین" والی پیشگوئی میں اسلام کے مسیح علیہ تک جو تین نسلیں مخالفینِ اسلام کی بیان ہوئی ہیں اُن تینوں نسلوں کے لئے ہر نسل کے مقابل ایک "رجل من فارس" اللہ تعالیٰ نے تیار رکھا تھا یہاں تک کہ وہ گھڑی آجائے گی جب حجت و برہان کی رُو سے اسلام دنیا میں غالب آجائیگا۔ واللّٰہ علیٰ کلّ شیٍ قدیر۔

فرزندِ نافلہ اور مصلح موعودؓ کا ایک مشترکہ نشان

فرزندِ نافلہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، ذکرِ مصلح موعودؓ سے ایک اور اہم سبب کی بناء پر بھی الگ نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہ یہ کہ الہامات میں مصلح موعودؓ کو نہایت عظیم اور ہیبت ناک زلزلہ اور حادثات کے لئے ایک نشان قرار دیا گیا تھا اور الہامات کی رُو سے فرزندِ نافلہ بھی قیامت خیز تباہی اور زلزلہ کا نشان ہے۔ پس فرزندِ نافلہ کے وجود کے ذریعہ وہ پیشگوئی پوری ہونی مقدر ہے جس کے لئے مصلح موعودؓ کو خاص نشان بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس لئے فرزندِ نافلہ کا وجود بطور اس آسمانی نشان کے مصلح موعودؓ کے نشان کا ہی جزو ہے۔ اس ضمن میں یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات درج ذیل کرتا ہے

(۱) سب سے پہلے یہ عاجز حضورؑ کا منظوم الہامی کلام المصلح الموعودؓ کے بارہ میں "تذکرہ" میں سے نقل کرتا ہے:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ÷ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا ÷ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی ÷ فسبحان الّذی اخزی الاعادی
گھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت ÷ کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی ÷ فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں مصلح موعودؓ کی بشارت کے ساتھ ہی دنیا کو ایک قیامت خیز تباہی کی خبر بھی دی گئی ہے۔

(۲) نیز فرمایا:-
"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے"۔ "خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی"۔
ان الہامات میں بھی مصلح موعودؓ کی خبر کے ساتھ ہی زمین کو تہ و بالا کر دینے والے شدید "بھونچال" کے متعلق انذار موجود ہے۔

(۳) کتاب "حقیقۃ الوحی" میں جو الہامات درج ہیں اُن میں یہ بھی ہیں:-
"قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ يَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی"۔
(بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۶۵۷)

اس الہام میں بھی مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے ساتھ شدید "بھونچال" کی پیشگوئی ہے۔

(۴) اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں ہی اللہ تعالیٰ نے زبردست انذار منکروں اور مخالفوں کو ان الفاظ میں فرما دیا تھا:-
"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو، اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا ہے تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اگر تم بھی پیش نہ کر سکو، اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط"۔ (تذکرہ طبع دوم ص۱۴۶)

یعنی مصلح موعودؓ جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے "فضل و احسان" اور "رحمت" کا نشان ہے وہاں وہ نافرمانی اور جھوٹ میں حد سے بڑھنے والوں اور کفر و مخالفت پر اصرار کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کا بھی نشان ہے۔
یہی وجہ ہے کہ مصلح موعودؓ کے متعلق الہام میں فرمایا:-
اِنَّا اَرْسَلْنَاهُ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (سبز اشتہار)
یعنی اس کی ایک صفت "ڈرانے والا" بھی ہے۔

یہاں یہ امر مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے کہ آفات اور حادثات اور زلازل کی پیشگوئیاں درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کی صداقت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی گئی ہیں جیسا کہ فرمایا:-
"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ (تذکرہ طبع دوم ص۱۹۱)

نیز فرمایا:۔ "هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَةِ۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۔ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِن الہامات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی انسانوں پر حیرت طاری ہو جاوے گی کہ ان کے علوم اور تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئے گا۔ اُس دن زمین اپنا قصہ بیان کریگی کہ اس پر کیا آفت آئی۔ کیونکہ خدا اپنے رسول کو اس کے مافی الضمیر کا ترجمان بنلئے گا اور اس رسول کو وحی کرے گا کہ کس باعث سے یہ غیر معمولی آفت ظہور میں آئی۔ پھر خدا تعالیٰ مجھے فرماتا ہے کہ "یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کر لیں۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۰۸)

چونکہ مصلح موعودؓ کا نشان حضورؑ کی صداقت تمام دنیا میں آشکار کرنے کے لئے اور "فتح وظفر کی کلید" کے طور پر حضورؑ کو دیا گیا اس لئے مصلح موعودؓ کو بھی یہاں "شاهدًا و مبشرًا" بنا کر بھیجا گیا وہاں اسکو "نذیرًا" کا خطاب بھی دیا گیا۔

قیامت خیز تباہیوں کے متعلق انذار

اُوپر تمام الہامات جو المصلح الموعودؓ کے بارہ میں درج کئے گئے ہیں اور جن میں انذاری پیشگوئیاں شامل ہیں ان الہامات میں انذاری پیشگوئیاں ہر جگہ اخیر میں بیان ہوئی ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مصلح موعودؓ کے بعد فرزند نافلہ بحیثیت مصلح موعودؓ کے قائم مقام اور جانشین کے دُنیا میں ان قیامت خیز تباہیوں کے ظہور کا نشان ہوگا۔ اِس استدلال کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام" کی اُسی الہامی عبارت سے ہوتی ہے جس میں سے الہام "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ الخ" اوپر درج کیا گیا ہے۔ کیونکہ اِس الہامی عبارت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"يَاْتِيْ عَلَيْكَ زَمَانٌ مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَ تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۹۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے اظہار کے لئے جن "زور آور حملوں" کو مقدر کر رکھا ہے وہ حضورؑ کی اولاد و نسل کے ذریعہ بھی مختلف حالات میں دنیا میں ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ دنیا کے لوگوں پر مسیح موعودؑ کی سچائی پورے طور پر ظاہر ہو جائے گی۔

اُوپر کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں سے مندرجہ ذیل نتیجے نکلتے ہیں:۔

(۱) "تذکرۃ الشہادتین" کی پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی اولاد کی اولاد کے بعد دنیا میں اسلام واحمدیت کو خاص غلبہ حاصل ہو جائے گا۔

(۲) الہام کی رُو سے اُس خاص غلبہ تک اس تمام مخالفت کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک "رجلٌ من فارس"

اسلام کے مخالفوں کا مقابلہ کرتا رہے گا۔

(۳) الہام میں مصلح موعودؓ کے بعد فرزند نافلہ کے ظہور کی پیشگوئی ہے یعنی وہ فرزندِ نافلہ مخالفین کی اولاد کی اولاد کا مقابلہ کرے گا۔

(۴) الہام کی رُو سے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کے اظہار کے لئے شدید زلزلے اور "بھونچال" آئیں گے اور عالمگیر تباہیوں کا سلسلہ جاری رہے گا جب تک "زمین کے لوگ" حضورؑ کو "شناخت کر لیں"۔

(۵) پس مصلح موعودؓ اور فرزند نافلہ کے زمانہ میں زلازل یعنی عالمگیر تباہیاں آئیں گی۔

اب یہ عاجز قیامت خیز تباہی کے متعلق حضورؑ کے ایک اَور الہام کا ذکر کرتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"زلزلہ کے متعلق دعا کی گئی کہ کب آویگا۔ الہام ہوا۔ عَلٰی مُنْوْلِهِ الْقَدِيْمِ (یعنی اس کے قدیم دستور کے مطابق) پھر الہام ہوا۔ رَبِّ لَا تُرِنِيْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (یعنی اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا)"۔　(تذکرہ طبع سوم صنٓ۶)

اِس الہام میں پہلے تو انذاری پیشگوئیوں کے متعلق قدیم الٰہی سنّت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مہلت دیتا ہے کہ حق و صداقت کو قبول کرلیں لیکن جب بندوں کی طرف سے دین کی مخالفت اور ہٹ دھرمی حد سے بڑھ جائے تو وہ اپنا عذاب نازل فرماتا ہے۔ اور الہام کے دوسرے حصے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ خاص قیامت نما زلزلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آئے گا۔ چنانچہ فرزند نافلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے عالیہ دَورہ (۶ر جولائی تا ۲۴ر ستمبر ۱۹۶۷ء) میں ایک قیامت خیز تباہی کے متعلق انذار فرمایا ہے۔ نیز اس تباہی کے ساتھ ہی اسلام اور احمدیت کے خاص غلبہ کے شروع ہونے کی بشارت دی ہے۔ آپ نے اُس معرکۃ الآراء تقریر میں جو اس دَورہ میں لنڈن کے وانڈز ورتھ ہال میں فرمائی گزشتہ دو عالمگیر جنگوں کے ذکر کے بعد فرمایا :-

"پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری عالمگیر جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی ..... آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا"۔

نیز فرمایا:- "پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتدا ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کرلیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے"۔

آپ اہلِ یورپ کو اس زبردست انذار کے بعد اسلام کی دعوت اِن الفاظ میں دیتے ہیں :-

"پس اپنے پر اور اپنی نسلوں پر رحم کریں اور خدائے رحیم و کریم کی آواز کو سُنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور صداقت کو قبول کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا کرے۔"

(بحوالہ ماہنامہ "تحریک جدید" جنوری ۱۹۶۸ء)

آپ نے مذکورہ بالا انذاری پیشگوئی اور اس کے ساتھ اسلام کے غلبہ کی بشارت تثلیث اور لادینیت کے مرکز میں کھڑے ہوکر دنیا کو سُنائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس پُرشوکت کلام کا اعادہ کیا جو حضور فرماتے ہیں:

"میں ہر دم اِس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوجاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں کبھی کا اِس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اُس نے چاہا ہے کہ اِن دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھائے۔ سو اب دو نو مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت کے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۹۸-۲۹۹)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انذاری خطاب میں اہلِ یورپ کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"یہ بھی یاد رہے کہ اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبحِ صادق کے طلوع کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ گو ابھی

دھندلے ہیں لیکن اب بھی ان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور دنیا کو منور کرے گا لیکن پہلے اس سے کہ یہ واقع ہو ضروری ہے کہ دنیا ایک اور عالمگیر تباہی میں سے گزرے۔ ایک ایسی خونی تباہی جو بنی نوع انسان کو جھنجوڑ کر رکھ دیگی لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے اور انذاری پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے التوا میں ڈالی جا سکتی ہیں بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں۔ اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرلے وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے۔ اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے رب سے حقیقی تعلق قائم کرے۔ فسق و فجور سے باز آجائے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے لگے اور بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اختیار کرلے مگر اس کا انحصار تو اُن قوموں پر ہے جو اس وقت طاقت اور دولت اور قومی عظمت کے نشہ میں مست ہیں کہ آیا وہ اِس مستی کو چھوڑ کر روحانی لذت و سرور کے خواہاں ہیں یا نہیں۔ اگر دنیا نے دنیا کی مستیاں اور خرمستیاں نہ چھوڑیں تو پھر یہ انذاری پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مصنوعی خدا دنیا کو موعودہ ہولناک تباہیوں سے بچا نہ سکے گا۔"

(بحوالہ ماہنامہ "تحریک جدید" جنوری ۱۹۶۸ء)

فرزندِ نافلہ کے ذریعہ پورے ہونے والے بعض الہامات

اس عاجز کے نزدیک آپ کا یہ عظیم الشان خطاب اور کلام جو آپ نے حال میں اہل یورپ سے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل الہامات کو بھی پورا کرتا ہے :-

(۱) "ایک کلام اور دو لڑکیاں" (۲) "تتبعها الرادفه۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" (۳) "واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" (۴) "اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۸۶ - ۵۸۸)

کیونکہ آپ نے اپنے کلام میں آنے والے زلزلہ اور خوفناک تباہی کی خبر دی ہے لیکن ساتھ ہی "حقوق اللہ" اور "حقوق العباد" کا خیال رکھنے والوں اور "بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اختیار" کرنے والوں کو سلامتی کی خبر بھی دی۔ آپ نے یہ سفر مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کی غرض سے اختیار کیا۔ اِس مسجد اور یورپ میں جماعتِ احمدیہ کی تعمیر کردہ دوسری مساجد میں آپ نے اور آپ کی اقتدا میں تمام احمدیوں نے نمازیں پڑھیں اور خاص دعائیں کیں اور یورپ کی احمدیہ جماعتوں میں ایک نئی زندگی اور بیداری پیدا ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی آنیوالی تیسری قیامت خیز جنگ کے متعلق بھی آپ نے انذار فرمایا اور روحانی بصیرت والوں کو گویا "قیامت کا نمونہ" ابھی

دکھا دیا۔ نیز اس سفر میں ضروری عملہ کے علاوہ آپ کی معیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو نواسیاں یعنی حضور کی دو صاحبزادیوں کی لڑکیاں بھی تھیں۔ ایک آپ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ بنت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور دوسری محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر کے الہامات نہایت واضح اور روشن طور پر فرزندِ نافلہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ آپ کے حالیہ سفرِ یورپ میں پورے ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس عاجز کے نزدیک الہام "ایک کلام اور دو لڑکیاں" حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بھی یقیناً پورا ہو چکا ہے کیونکہ آپؓ کو الہامِ الٰہی نے "کلمۃ اللہ" قرار دیا ہے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کے بعد جو زمانہ آیا اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے صرف حضرت "کلمۃ اللہ" اور حضور کی دو صاحبزادیاں (متعنا اللہ بطول حیاتھما) دنیا میں موجود تھے پس اُس وقت یہ الہام "ایک کلام اور دو لڑکیاں پورا ہوا۔ مگر ایک نئے رنگ میں یہ الہام حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بھی پورا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک خاص الہام اور اُس کی بعض تفاصیل

اِس جگہ ضروری ہے کہ اِس الہام یعنی "ایک کلام اور دو لڑکیاں" کے بارہ میں بعض تفاصیل کا ذکر کیا جائے۔ سو واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک لڑکے کی بشارت دی گئی جس کا الہامی نام "بشیر الدولہ" رکھا گیا۔ چنانچہ حضورؑ کا رؤیا ہے:۔

"دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا۔ "بشیر الدولہ"۔

فرمایا کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہو گا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحبِ دولت ہو۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہو گا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔" (بدر ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء بحوالہ تذکرہ صفحہ ۵۹۰-۵۹۱)

اس کے بعد حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کے دو نام ہوں گے۔ (۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب۔"

"یہ ہردو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر و تفہیم یہ ہے :-
(۱) بشیر الدولہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری دولت و اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کی ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی ۔ اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

(۲) عالَم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد ..... دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس وجہ سے اُس لڑکے کا نام عالَم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت و اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالَم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔"

" اِس کے بعد معلوم ہُوا کہ اس لڑکے کے دو نام اَور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اِس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا۔ (۲) کلمۃ اللہ خان ۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتدا سے مقرر تھا اُس زمانہ میں پورا ہو جائے گا۔ اور ضرور ہے کہ خدا اُس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور گزشتہ الہام "اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز" اِسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنی ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں ۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پوری ہو جائے گی : ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۱۵-۶۱۶)

اِس کے بعد کتاب "حقیقۃ الوحی" میں حضورؑ نے مندرجہ ذیل الہام درج فرمائے ہیں :-

" تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پُوری ہوئی ۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن ۔ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا ۔ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى ۔ تَرٰى نَصْرًا عَجِيْبًا ۔"

حاشیہ میں حضورؑ فرماتے ہیں :-

" پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہوگا بہت جلد آنے والا ہے ۔ اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا ۔ اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا ۔ اس لئے اُس کا نام بشیر الدولہ ہوگا ۔

کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔اسی طرح اُس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا۔کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور اُس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے مَیں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔اُس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اِس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی۔یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۵۰)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے:۔

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خان (۳) ورڈ (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خان۔
(۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ھٰذَا یَوْمٌ مُّبَارَکٌ۔"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۲۰)

یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ چونکہ پیر منظور محمد لدھیانوی رضی اللہ عنہ کے ہاں اس پیشگوئی کے بعد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا اس لئے ثابت ہوا کہ تمام الہامات ورؤیا کی تفہیم کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں جو "منظور محمد" کا نام ڈالا گیا یہ صفاتی نام ہے جیسا کہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔"

نیز حضور نے "منظور محمد" کے موعود لڑکے کو اپنی ذات کے لئے نشان قرار دیا تھا۔ فرمایا:۔

"بشیر الدولہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری دولت و اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "منظور محمد" سے مراد یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا وجود ہے اور یا حضور کی اولاد میں سے کسی کا وجود۔ اس امر کی مکمل تائید اُن الہامات سے ہوتی ہے جو اُسی اخبار (یعنی بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مؤرخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء) میں شائع ہوئے جس میں "بشیر الدولہ"، "عالم کباب" موعود لڑکے کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی اور وہ الہام یہ ہیں:۔

(۱) "رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ" (یعنی اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا جو محیط کُل ہوں)

(۲) "اِنِّیْ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ (یعنی میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا)
(۳) "وَاِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ (یعنی اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا)

(۴) "دو نشان ظاہر ہوں گے۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۱۶-۶۱۷)

پہلے تین عربی الہام پیشگوئی دربارہ مصلح موعود اور المصلح الموعودؓ کے وجود کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ان میں سے پہلا الہام دعائیہ رنگ میں ہے اور دوسرے دونوں اس دعا کی قبولیت اور اظہار اور ایک خاص نشانِ آسمانی کی بشارت پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود کے ابتدائی الہامی فقرات بھی یہ ہیں:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔"

المصلح الموعودؓ کی یہ صفت کہ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ یعنی وہ دنیا میں صفاتِ الٰہیہ کا خاص مظہر ہوگا گویا خود خدا آسمان سے نازل ہوگیا' یہ اس دعائیہ الہام کے عین مطابق ہے جو "رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ" کے الفاظ میں ہوا۔ اور "مَا یُرْضِیْکَ" کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بے ساختہ خوشی کی طرف اشارہ ہے جو اپنی جماعت کو بھی اس میں شامل فرمانے کے لئے حضورؑ فرماتے ہیں:-

"سو اے وے لوگو! ..... خوش ہوؤ اور خوشی سے اچھلو۔"

اِن تین الہاموں کے بعد چوتھے الہام "دو نشان ظاہر ہوں گے" سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ دو نشان —— حضرت مصلح موعودؓ اور معاً بعد فرزندِ نافلہ کے ذریعہ ظاہر فرمائے گا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک و ذالک تقدیر العزیز الحکیم۔

پس اس عاجز کے نزدیک "منظور محمد" بطور صفاتی نام کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ دونوں پر چسپاں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بموجب اس کشفی کلام کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضورؑ کو مخاطب کر کے فرمایا "انت سلمان و منی یا ذا البرکات" "منظور محمد" قرار پاتے۔ نیز حضورؑ کی برکات کا خاص مظہر المصلح الموعودؓ کا وجود بھی "منظور محمد" ہے جیسا کہ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"..... ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول

کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ......"

اِس لئے جب "منظور محمد" نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کیا جائے گا تو الہام (۱) "بشیر الدولہ۔ عالِم کباب" نیز (۲) "ایک کلام اور دو لڑکیاں" حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر چسپاں ہوں گے اور "محمدی بیگم" صفاتی نام حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کا قرار پائے گا۔ جن کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے اِس الہام کے ذریعہ فرمائی :۔ " اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَأَیْتَ خَدِیْجَتِیْ ۔"

اور جب "منظور محمد" نام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر چسپاں کیا جائے گا تو الہام (۱) "بشیر الدولہ۔ عالِم کباب" نیز (۲) "ایک کلام اور دو لڑکیاں" فرزندِ نافلہ حضرت "ناصر الدین" خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پر صادق آئیں گے اور "محمدی بیگم" صفاتی نام حضرت سیّدہ اُمّ ناصر احمد رضی اللہ عنہا کا ہوگا جو حضرت محمود المصلح الموعودؓ کے حلقۂ زوجیت میں آنے پر جب حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کی بہو بنیں تو حضرت اماں جانؓ نے ان کو "محمودہ بیگم" کا خطاب دیا اور بعد میں وہ اِسی نام سے موسوم رہیں۔

ایک جگہ پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "پیر منظور محمد لدھیانوی" نام تحریر فرمایا ہے۔ اس میں "پیر" کا لفظ روحانی امامت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور "لدھیانوی" میں اِس طرف اشارہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ہوشیار پور اور لدھیانہ" کے سفر میں مصلح موعودؓ کی بشارت عطا ہوئی۔ اور سب سے پہلی بیعت بھی حضورؑ نے بمقام "لدھیانہ" ۱۸۸۹ء میں لی۔ اور یہی سال مصلح موعودؓ کی پیدائش کا سال ہے۔

پس حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذریعہ الہام "ایک کلام اور دو لڑکیاں" اس طرح پورا ہوا کہ ایک وقت آیا کہ آپؓ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذرّیتِ مبارکہ میں دو لڑکیاں اس دنیا میں موجود تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ آپ کے حالیہ سفرِ یورپ کے نتیجہ میں یہ الہام ایک نئے رنگ میں پورا ہوا۔ جبکہ آپ نے اہلِ یورپ کو وہ انذار پہنچایا جو آنے والی ایک قیامت خیز تباہی کے متعلق ہے۔ کیونکہ ایسے انذار کو خدا نے "کلمہ" یا "بات" قرار دیا ہے۔ فرمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" اسی طرح اس کا نام عالِم کباب ہوگا۔ کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اُس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا۔"

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ انذار کے ذریعہ اہلِ دنیا کو وہ "خدا کی بات" پہنچائی

ہے جو آنے والے تباہ کن زلازل اور آفات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ خاص کلمۂ انذار ایسی گھڑی میں الٰہی تقدیر کے ماتحت اور بوقتِ ضرورت، از سرِ نو دنیا نے سُنا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں اب دو صاحبزادیاں ہی حیات ہیں۔ پس الہامِ الٰہی پورا ہُوا کہ "ایک کلام اور دو لڑکیاں"۔ الہام میں "بیٹیاں" کا لفظ نہیں بلکہ " لڑکیاں" کا لفظ جو اولاد در اولاد پہ بھی چسپاں ہو سکتا ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ہمسفر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو نواسیاں حالیہ سفرِ یورپ میں تھیں ان کے ذریعہ بھی یہ الہام پُورا ہُوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس خاص قیامت خیز زلزلہ میں تاخیر کی دعا فرمائی تھی جیسا کہ حضور کے الہامات" ربِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ " اور" رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا "سے ثابت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کو قبول فرما کر الہام کیا" اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی" یعنی اللہ تعالیٰ نے اس قیامت خیز زلزلہ کو ایک خاص وقت تک ٹال دیا اور ساتھ ہی فرمایا" تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا" کہ اس خاص گھڑی میں (جب تک یہ قیامت خیز زلزلہ ٹال دیا گیا ہے) ایک خاص نصرت کا نشان دنیا میں ظاہر ہوگا۔ دوسری طرف "میاں منظور محمد" کے اُس لڑکے کا، جو اس زلزلہ کا نشان ہوگا، ایک نام" ناصر الدین" بھی ہے۔ جب اس الہامی نام کو حضرت المصلح الموعودؓ کی اِس پیشگوئی کے ساتھ پڑھا جائے کہ:۔

" مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مَیں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا "

تو صاف کُھل جاتا ہے کہ وہ "بشیر الدولہ"۔ "ناصر الدین"۔ "عالَم کباب"۔ "کلمۃ اللہ" اور "کلمۃ العزیز" نام کا فرزند جو جماعتِ احمدیہ کی خاص ترقیات اور ساتھ ہی دنیا میں ایک قیامت خیز زلزلہ کا نشان ہوگا وہی فرزندِ نافلہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جانؓ کا "مبارک ثانی" بھی ہے۔ اور الہام میں اس کا نام "ھٰذَا یَوْمٌ مُّبَارَکٌ" بھی رکھا گیا۔ اور جس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ وہ "دین کا ناصر ہوگا"۔ یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

ایک حل طلب امر اور اس کا اصل مطلب

اب اِس جگہ ایک بات حل طلب رہ جاتی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ پیشگوئی ہے:۔

" اور ضرور ہے کہ خدا اُس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو۔"

اِس عاجز کے نزدیک اِس پیشگوئی کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس رؤیا سے ہو جاتی

ہے۔جو فرمایا :-

"مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف کو گئی ہے۔مَیں نے اُن کو بُلایا ہے اور کہا کہ چلو کہ تمہیں وہ درخت دکھلا آؤں۔۔۔۔۔"

اِس رؤیا میں، جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے "درخت" سے مراد حضرت مصلح موعودؓ کا جانشین حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا "مبارک ثانی" نافلہ فرزند ہے۔اس نافلہ فرزند کا برسرِ خلافت آنا رؤیا میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ حضرت اماں جانؓ کو نشو و نما پاتے ہوئے درخت کی صورت میں دکھایا گیا۔پس اِس رؤیا کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔نیز چونکہ رؤیا میں بیوی سے مراد جماعت بھی ہے اس لئے اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ فرزندِ نافلہ کے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے اور اس کے ذریعہ آنے والی خاص ترقیات کے ظہور تک جماعت احمدیہ کو شدید ابتلاؤں سے گزرنا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان اور روحانیت کو باوجود اِن شدید ابتلاؤں کے زندہ رکھے گا۔یہاں تک کہ خاص ترقیات کی وہ گھڑی آن پہنچے گی جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

اِس دوسرے استدلال کی تائید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ سے بھی ہوتی ہے۔آپ فرماتے ہیں :-

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ تھا، اِس معنی میں کہ اگرچہ شیطان انسانی رُوح پر پوری طرح غالب آگیا ہوا تھا اور مسلمانوں کو انتہائی قربانیاں اُس وقت دینی پڑی تھیں لیکن لیلۃ القدر کے اُس زمانہ میں ہمارے رب نے یہ فیصلہ کیا کہ اُن تمام اندھیروں کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔اور وہ جو اپنے فیصلوں پر قادر اور وہ جو اپنے وعدوں کا وفا کرنے والا ہے اُس نے وہ تمام اندھیرے دنیا سے مٹا دیئے اور اِس طرح اسلام کا نور تمام دنیا پر چھا گیا کہ معلوم دنیا میں سے کوئی علاقہ ایسا نہ رہا جو اسلام کے نور سے محروم ہو۔اس کے بعد پھر تنزّل کا ایک زمانہ آیا کیونکہ اسلام کی روح کو مسلمان بھُول چکا تھا۔لیکن اب پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا سامان پیدا کیا اور اِس زمانہ میں ہمیں بھی پیدا کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی لیلۃ القدر ہی کا زمانہ ہے جس زمانہ کے متعلق الٰہی تقدیر ہے کہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کیا جائے گا اور دنیا کی تمام اقوام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کی جائیں گی۔پس ہمارا یہ زمانہ بھی شیطانی ظلمتوں، اسلامی قربانیوں اور بہترین انعامات کے لحاظ سے لیلۃ القدر ہے۔

اور اِس زمانہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ انتہائی قربانیاں لی جائیں گی اور عظیم انعامات کا وارث کیا جائے گا۔" (الفضل ۹ر جنوری ۱۹۶۸ء)

فالحمد للہ ربّ العٰلمین۔

مصلح موعودؓ اور فرزندِ نافلہ کے ظہور کے متعلّق متعدّد دیگر الہامات

وہ خدا جو عالم الغیب خدا ہے، وہ خدا جو اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے اور اُن کے ایمانوں میں مضبوطی اور ان کی روحانی و اخلاقی اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے اپنے نشانات اور پُر حکمت کلام دنیا میں نازل فرماتا رہتا ہے، اُس عالم الغیب اور بے حد مہربان اور العزیز الحکیم خدا کی طرف سے بعض اُن الہامات و کشوف کا اب یہ عاجز تذکرہ کرتا ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کئے اور جن کو پڑھ کر انسانی روح وجد میں آجاتی ہے کہ کس طرح ساٹھ سال پہلے ایک پُرحکمت ترتیب کے ساتھ آئندہ آنے والے واقعات کی خبر دے دی گئی تھی۔ یہ کشوف و الہامات اواخر ۱۹۰۵ء اور اوائل ۱۹۰۶ء کے ہیں۔ اور دو وقتوں میں ایک لطیف ترتیب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مصلح موعودؓ اور فرزندِ نافلہ کے ظہور کی خبر دے دی گئی تھی۔

اوّل:۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قُربِ وفات کے متعلق بعض الہام ہوئے۔ اُن کے بعد یہ الہام ہُوا:۔

"لَا تَقُوْمُوْا وَلَا تَقْعُدُوْا اِلَّا مَعَہٗ۔ لَا تَرِدُوْا مَوْرِدًا اِلَّا مَعِیْ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔" (یعنی نہ کھڑے ہو اور نہ بیٹھو مگر اس کے ساتھ۔ نہ اُترو کسی جگہ میں مگر میرے ساتھ۔ مَیں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔)

پھر الہام ہُوا:۔

"یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر۔"

پھر الہام ہُوا:۔

"اِنِّیْ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔ الخ"

(یعنی مَیں ملامت کرنے والے کو ملامت کروں گا)

اس کے بعد رؤیا:۔

"دیکھا کہ دہلی گئے ہیں تو تمام دروازے بند ہیں۔ پھر دیکھا کہ اُن پر قُفل لگے ہوئے ہیں۔

پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ مَیں نے کہا تم مجھے کیا دُکھ دیتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دُکھ دیا گیا تھا۔

پھر الہام :۔

" تَأْتِيْكَ وَ اَنَا مَعَكَ " (فرمایا) یہ الہام بخیریت سفر سے واپسی کی خبر دیتا ہے "

پھر ایک رؤیا کا ذکر فرمایا :۔

" آج رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ تھوڑے سے چنے بُھنے ہوئے سفید ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی منقہ ہے۔

فرمایا :۔ ہمارا تجربہ ہے کہ چنے ..... خواب میں دیکھیں تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے۔ اس کا دیکھنا اچھا ہے۔ اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر مکروہ ..... درپیش ہے جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہے گی ..... جب تنگی آوے تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئیگی "

آخر میں ایک اور رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :۔

" دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے " (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۶۷ - ۵۶۹)

دوم :۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا :۔

(۱) يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ

(یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے)

(۲) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِيْ

(یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔

چند دن بعد رؤیا ہوا :۔

" دیکھا کہ دہلی گئے ہیں اور بخیریت واپس آئے ہیں۔ پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْصَلَنِيْ صَحِيْحًا " (یعنی سب حمد اُس کے لئے ہے جس نے مجھے صحیح و سالم پہنچا دیا۔)

پھر الہام :۔

" كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ - سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ہم

مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں ۔"

اس کے بعد الہام :۔

"يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ وَتَرَى الْاَرْضَ يَوْمَئِذٍ خَامِدَةً مُّصْفَرَّةً ۔" (اُس دن آسمان ایک کھُلا کھُلا دھواں لائے گا۔ اور تُو زمین کو دیکھے گا کہ ایک مُردہ سی ہوگئی ہے اور راکھ کی طرح بن گئی ہے اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے)

اُوپر کے دونوں مجموعۂ الہامات وکشوف کو غور کی نظر سے دیکھنے پر واضح ہوجاتا ہے کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے ظہور اور آپؓ کی زندگی کے بعض نہایت اہم واقعات، قادیان سے ہجرت، ہجرت کے بعد مخالف حالات مگر ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی ترقی، اور آپؓ کے ربوہ دارالہجرت میں وصال کی پیشگوئیاں ہیں۔ اور اس کے بعد "زلزلہ" اور آفات کے متعلق انذار کے الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق پیشگوئی ہے۔

پہلے مجموعۂ الہامات میں ظہورِ مصلح موعودؓ پر جماعت میں فتنۂ منافقین، لیکن مخلصین جماعت اور تمام خاندانِ مسیح موعودؑ کے مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر جمع ہو جانے کی پیشگوئی ہے۔ پھر اُس نعرۂ حق کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مصلح موعودؓ نے منصبِ خلافت سنبھالتے ہی ان الفاظ میں لگایا :۔

"کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے ۔"

اور "اِنِّیْ اٰلُوْهُمْ مَنْ يَّتْلُوْهُمْ الخ" کے الفاظ میں مصلح موعودؓ پر الزام تراشیاں کرنے والوں کے انجام کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔

بعد کا رؤیا' قادیان سے ہجرت سے قبل' حضرت مصلح موعودؓ کے سفرِ دہلی پر چسپاں ہوتا ہے جب آپؓ نے ملک کے سیاسی لیڈروں بالخصوص مسٹر گاندھی کو مسلمانوں کے جائز حقوق کی طرف توجہ دلائی' لیکن مسٹر گاندھی کے غیر منصفانہ جواب پر آپؓ کو بہت دُکھ ہوا جس کا آپؓ نے بعد میں اپنے خطبات میں ذکر فرمایا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ / اکتوبر ۱۹۴۶ء بحوالہ الفضل ۱۳/ نومبر ۱۹۴۶ء)

اس کے بعد رؤیا میں قادیان سے ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ہجرت سے قبل جب آپؓ نے دہلی کا سفر اس مقصد سے کیا کہ ملک میں مسلمانوں کے حقوق اُن کو مل جائیں اُس وقت ظاہری طور پر گو امن وامان تھا اور آپؓ بخیریت اس سفر سے واپس قادیان آ گئے' لیکن ہندوؤں اور کانگرسی لیڈروں

کے تعصب کی وجہ سے اندر ہی اندر جو سازشیں ہو رہی تھیں اُن کے مکروہ اثرات جلد ظاہر ہو گئے اور ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اُٹھی اور حضرت مصلح موعودؓ کو بمع اپنی جماعت کے ہجرت کرنی پڑی لیکن پاکستان میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک نیا مرکز عطا کیا اور پھر مضبوطی بخش دی یعنی تنگی کے بعد فراخی کے سامان عطا کر دیے۔ پھر پاکستان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نافلہ فرزند کو اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کی امامت عطا کی۔

دوسرے سلسلۂ رؤیا و الہامات میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "قمر" کا خطاب عطا ہوا یعنی حضورؑ کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واضح کیا گیا۔ اس کے بعد حضورؑ کو "شمس" کا خطاب دیا اور ساتھ ہی "نافلہ" غلام کی بشارت بھی۔ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ حضورؑ کی نسل میں بھی ایسے بزرگ افراد پیدا ہوں گے جو حضورؑ سے اکتسابِ فیض کر کے روحانی امامت کا درجہ پائیں گے۔ چونکہ "نافلہ" کی پیشگوئی مصلح موعود کی پیشگوئی کا ہی جزو تھی جس کی طرف الہام "دو نشان" میں اشارہ ہے لہٰذا یہ در اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دونوں روحانی قمر کی پیشگوئی ہے اگرچہ بظاہر ذکر صرف "نافلہ" کا ہے۔

بعد کے رؤیا حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی پر چسپاں ہوتے ہیں۔ اس سے بھی اس امر کی پوری تائید ہوتی ہے کہ اوپر اگرچہ "نافلہ" کی پیشگوئی تھی لیکن اس سے پہلے مصلح موعودؓ کا ذکر understood ہے۔ کیونکہ مصلح موعودؓ کا وجود نافلہ کے وجود کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

ہجرت سے قبل ہندوؤں اور مسلمانوں کی سیاسی کشمکش، مسلمانوں کا ہندوؤں کی سیاسی چال سے بچ جانا جس کے نتیجہ میں پاکستان بنا، اس سلسلہ میں مصلح موعودؓ کے تاریخی سفر دہلی کی پیشگوئی، ان رؤیا میں موجود تھی۔

بعد کے الہامات میں ہجرت کے بعد جماعت احمدیہ کے لئے بعض ابتلاؤں کی طرف اشارہ ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کا عظیم الشان وعدہ ہے۔ اور اس کے بعد الہام "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کی خبر دی گئی جو ربوہ دار الہجرت میں ہوئی۔
آخر میں ایک قیامت خیز زلزلہ کے انذار کی خبر ہے جو حضرت "نافلہ" کے ذریعہ پوری ہوئی۔

غرض ان رؤیا و الہامات کا تسلسل کے ساتھ آنے والے واقعات کی پہلے سے خبر دیدینا، مومنوں اور غور کرنے والوں کے لئے بے حد ازدیادِ ایمان کا موجب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی حقانیت کا بے حد روشن ثبوت ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعودؑ کو حیاتِ نَو کی بشارت

اب اِس مضمون کے آخر میں یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُن الہامات کا ذکر کرتا ہے جن میں حضورؑ کی ایک حیاتِ نَو کے متعلق پیشگوئی ہے۔ فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ موت کے بعد مَیں پھر تجھے حیات بخشوں گا۔

اور فرمایا کہ

جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ

مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔"

(فتح اسلام بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۷۶)

اسی طرح عربی الہامات میں سے ایک الہام جو اس مضمون میں اُوپر درج کیا جا چکا ہے یہ ہے:۔

"تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا وَلَنُحْیِیَنَّکَ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذَالِکَ۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۹۱)

اِس عربی الہام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضورؑ کی نئی حیات سے مراد خاص اولاد کا ظہور ہے۔ جن کے ذریعہ حضورؑ کے مقاصد پُورے ہونے مقدّر تھے۔

نیز اُردو الہام میں "مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا" کے الفاظ میں ایک انذار بھی شامل ہے۔ پس حضورؑ کی یہ نئی حیات اُس وقت تک ممتد ہے جب وہ قیامت خیز تباہی دنیا میں ظاہر ہوگی جس کے بعد بہت جلد دنیا میں اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے حالیہ دَورۂ یورپ کے بعد، جس میں آپ نے یورپین اقوام کو آنے والی قیامت خیز تباہی کے متعلق انذار فرمایا اور ساتھ ہی اسلام کے غلبہ کی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی اپنے ایک خطبہ میں جماعتِ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"پچیس تیس سال جہاں اِن اقوام کے لئے بڑے نازک ہیں ہمارے لئے بھی یہ سال بڑے نازک ہیں۔ یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے، اس لئے کہ اِس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ ؍اکتوبر ۱۹۶۷ء)

یعنی آپ نے آئندہ پچیس تیس سال کا عرصہ ایک اندازہ کے طور پر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کے باون سال جمع پچیس تیس سال (جو اندازاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی حالیہ پیشگوئی کا عرصہ ہے) یہ کل قریباً اسی سال کا عرصہ بنتا ہے۔ اور یہ عاجز سمجھتا ہے کہ یہی عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نئی زندگی کا اوپر کے الہام میں بیان ہوا ہے۔ فسبحان اللہ وبحمدہ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفجر کی آیت وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ کی ایک تشریح حسب ذیل فرمائی ہے:۔

"اس حصّہ آیت میں پھر ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے معاً بعد اسلام کی ترقی نہ ہوگی۔ وہ فجر تو ان کے بعد ظاہر ہو جائے گی، شعاع نور نظر آجائے گی اور لوگوں کی امیدیں بندھ جائیں گی۔ مگر ابھی رات رہ جائے گی بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہوگا۔ اب اگر ۱۸۹۰ کو فجر لے لو تو یہ صدی ۱۹۹۰ تک چلتی ہے ...... اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔...... ان سالوں کے لگ بھگ وہ فتح ظاہر ہو جائے گی۔ کیونکہ پیشگوئیوں میں دن گنے نہیں جاتے بلکہ ایک موٹا اندازہ بتایا جاتا ہے" (تفسیر کبیر)

اور واقعات نے بتا دیا ہے کہ وہ "خاص نشان" اب جس "کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی" حضرت نافلہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ اور جلد آنے والی "فتح" کی میعاد کا جو "موٹا اندازہ" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے بیان فرما دیا تھا اور یہ اندازہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے تازہ علم کی بناء پر بیان فرمایا ہے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ وھو المراد۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام یہ بھی ہے:۔

"اِنِّیْ سَاَنْصُرُکَ۔ نصرت و فتح و ظفر تا بست سال۔"

(تذکرہ طبع دوم صہ ۸۲۲)

اِس الہام میں اگر "اِنِّیْ مَعَکَ نَصُرُکَ" کے الفاظ سے مراد حضرت "ناصر دین" خلیفۃ المسیح الثالث کا وجود لیا جائے تو آپ کی خلافت شروع ہونے سے بئیس سال تک خاص "فتح و ظفر" کی پیشگوئی نکلتی ہے۔ اور اگر یہ بئیس سال آپ کے اُس انذاری کلام کے بعد سے شمار کئے جائیں جو آپ نے ۱۹۶۷ء میں دُنیا کو مخاطب کرکے فرمایا۔ اور ساتھ ہی اسلام اور احمدیت کے جلد غلبہ کی بشارت کا بھی اعلان فرمایا تو یہ میعاد آپ کی ابتداءِ خلافت سے لے کر بائیس سال پر ممتد ہوگی۔ دونوں صورتوں میں یہ میعاد پچیس ۲۵ تیس سال کے موٹے اندازے والی میعاد میں شامل ہے۔

الغرض

فرزندِ نافلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود روحانی طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود کا حصّہ ہے اور آپ کے وجود میں ایک نئے رنگ میں مصلح موعود رض کے متعلق یہ الہام پورا ہُوا:۔

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

اور لاریب آپ کے زمانہ پر یہ پوری طرح صادق آتا ہے:۔

"یہ زمانہ محمودؓ کا زمانہ ہے۔"

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین۔

آیاتِ ارضیّہ و سماویّہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مامور اور راستباز کو اللہ تعالیٰ ایک نشانِ نبوّت دیتا ہے اور وہ، وہ آیاتِ ارضیہ اور سماویہ ہوتے ہیں جو اس کی تائید اور تصدیق کے لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میری تائید اور تصدیق میں ایک دو نہیں لاکھوں لاکھ نشان ظاہر کئے ہیں، کوئی دیکھنے والا بھی ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۴۳)

گھانا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے عیسائیت کا کامیاب مقابلہ

برطانیہ کے ایک عیسائی مصنف مسٹر نوئیل سمتھ کا اعتراف

جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مغربی افریقہ میں گزشتہ پچاس سال کے دوران جس بے جگری سے عیسائیت کا مقابلہ کر کے وسیع پیمانہ پر وہاں اسلام کی اشاعت کی ہے اس کا اعتراف کرنے پر اب خود عیسائی محققین بھی اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک برطانوی ماہر تعلیم مسٹر نوئیل سمتھ (Mr. Noel Smith) نے جو گھانا کے عیسائی سکولوں میں استاد کی حیثیت سے کام کرتے ہیں ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے
"The Presbyterian Church in Ghana — 1835-1960"]
یعنی "گھانا میں پریسبیٹیرین کلیسا — ۱۸۳۵ء تا ۱۹۶۰ء"۔ اس کتاب میں انہوں نے گزشتہ سوا سو سال کے دوران گھانا میں پریسبیٹیرین چرچ کے ذریعہ عیسائیت کی تبلیغی جدوجہد کی نوعیت اور اس کی ناکامی کا ذکر کرنے کے بعد وہاں اسلام کی روزافزوں ترقی پر روشنی ڈالی ہے اور واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ گھانا کے جنوب مغربی علاقہ میں اسلام کی روزافزوں ترقی جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی جدوجہد کی مرہون منت ہے۔ اس کے بعد انہوں نے چرچ کو توجہ دلائی ہے کہ اسے افریقہ میں عیسائیت کو ایسے ہی مؤثر اور دل موہ لینے والے انداز میں پیش کرنا چاہیئے جیسا کہ جماعت احمدیہ وہاں اسلام کو پیش کر کے لوگوں کو اس کا حلقہ بگوش بنا رہی ہے۔ ذیل میں ہم مسٹر نوئیل سمتھ کی مذکورہ کتاب کے بعض اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

وہ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ آج سے پچاس سال پہلے جماعت احمدیہ نے گھانا میں کس طرح تبلیغ اسلام کی مہم کا آغاز کیا لکھتے ہیں:۔

"ابوبکر نامی ایک نائیجیرین مبلغ اسلام کی تبلیغی مساعی کے ذریعہ فانٹی کے دو میتھوڈسٹ عیسائیوں بن یامین سام اور مہدی اَپّاہ کے مسلمان ہونے کے بعد جماعت احمدیہ نے جو تبلیغی جہاد کی علمبردار ہے وہاں اپنے پاؤں جمانے میں کامیابی حاصل کی۔ سام اور اَپّاہ نے کیپ کوسٹ سے بارہ میل دور ڈنکوا آر وویرا کیروفل (Ekrofull) کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ وہاں سے انہوں نے اسلام کے حق میں اپنی تبلیغی مہم کا آغاز کرنے کے علاوہ ایک سکول بھی کھولا۔ ۱۹۲۰ء میں حکومت نے اس سکول کے لئے ایک تربیت یافتہ

استناد فراہم کیا۔ ۱۹۲۱ء میں فانٹی مسلمانوں نے ایک ہندوستانی احمدی مبلّغ کو مدعو کیا کہ وہ سالٹ پانڈ میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا کام کرے۔ اس احمدی مبلّغ کی مساعی اس قدر بار آور ثابت ہوئیں کہ ان سے متاثر ہو کر چند سال کے اندر اندر قریباً تمام فانٹی مسلمان جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو گئے " (صفحہ ۱۲۳)

جماعتِ احمدیہ کی کامیاب تبلیغی جدّوجہد کے نتیجہ میں وہاں عیسائیت کو اسلام کے بالمقابل جو ہزیمت اٹھانا پڑی اور اس کے لئے جو نت نئی مشکلات پیدا ہوئیں اور ان مشکلات میں اب روز بروز جو اضافہ ہو رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نوئیل سمتھ نے لکھا ہے :-

(۱) " اس حقیقت نے صورتِ حال کو اور بھی زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے کہ اسلام ایک ارفع و اعلیٰ عالمی مذہب کی حیثیت سے (جو باطنی طور پر افریقیوں کا مذہب بننے کی صلاحیت رکھتا ہے) لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ مغربی افریقہ میں اسلام وہ کچھ کر دکھانے میں کامیاب رہا ہے جس کی سرانجام دہی میں عیسائیت ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکی ہے اور وہ یہ ہے کہ اخلاق و کردار کا مخصوص ضابطہ رکھنے والے مذہبی ملکوں سے راہ و رسم پیدا کر کے رفتہ رفتہ ان کی اصلاح کی جائے " (صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

(۲) " جنوب مغربی علاقے کے فانٹی قبیلہ میں اسلام کا مؤثر نفوذ نتیجہ ہے مغربی انداز پر جماعتِ احمدیہ کی کامیاب تبلیغی جدّوجہد کا "

آخر میں انہوں نے چرچ کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی افریقیوں کے سامنے انجیل پیش کرنے میں انہی مؤثر طریقوں کو اپنائے جن سے قرآن پیش کرنے میں جماعتِ احمدیہ کام لیتی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

" کیا چرچ افریقیوں کے نقطۂ نظر اور ان کے اندازِ زیست کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے سامنے انجیل پیش کرنے میں تبلیغ کے اسلامی انداز سے سبق حاصل کرے گا ؟ " (صفحہ ۲۶۹)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدائی پیشگوئیوں کے مطابق آج سے پچاس سال پہلے مغربی افریقہ میں جس عظیم تبلیغی جدّوجہد کا آغاز فرمایا تھا اور جو اَب خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک مقدس دَور میں زور شور سے جاری ہے اُس کے نتیجہ میں رونما ہونیوالا عظیم رُوحانی انقلاب اِس درجہ نمایاں سے نمایاں تر ہوتا جا رہا ہے کہ آج اغیار بھی اُس کا برملا اعتراف کرنے پر اپنے آپکو مجبور پاتے ہیں اور چرچ کی ایک صدی سے بھی زیادہ پُرانی مشنری جدّوجہد کی ناکامی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے یہ مشورہ دینے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ وہ بھی عیسائیت کو فروغ دینے میں انہی مؤثر طریقوں کو اپنائے جنہیں بروئے کار لا کر جماعتِ احمدیہ وہاں اسلام کو پھیلا رہی ہے۔

مسٹر نوئیل سمتھ کا مذکورہ بالا اعتراف اسلام اور احمدیت کی صداقت اور پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت کے ایک نیّر ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

اہم مرکزی اعلانات

انصاراللہ کیلئے "ضروری ہدایات" برائے ۱۳۴۹ہش ۱۹۷۰ء

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ لائحہ عمل کی روشنی میں مجالس کے لئے "ضروری ہدایات" طبع کرواکر بذریعہ ڈاک سب مجالس کو بھجوادی گئی ہیں۔ جن مجالس کو نہ ملی ہوں وہ دفتر کو لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

عہدیداران مجالس سے گزارش ہے کہ "ضروری ہدایات" آپ کے پاس پہنچ چکی ہیں اب خدا تعالےٰ کا نام لیکر پہلے سے زیادہ مستعدی اور ہمت سے کام شروع فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ (قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

انصاراللہ سے پہلا مطالبہ

انصاراللہ کا مالی سال شروع ہوچکا ہے۔ قیادت مال کی طرف سے زعماء اعلیٰ اور زعماء سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے سب اراکین کا بجٹ باشرح تیار کرکے مرکز میں بھجوادیں۔ اگر آپ یہ مطالبہ پورا کرچکے ہیں تو فبہا اگر نہیں تو اب بلا تاخیر اس مطالبہ کو پورا کرکے مرکز کے ساتھ تعاون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان انصاراللہ سہ ماہی اوّل کا نصاب

مرکز کے منظور شدہ سالانہ لائحہ عمل کے مطابق اراکین انصاراللہ کے امتحان سہ ماہی اوّل کا نصاب حسب ذیل مقرر ہے:۔

(۱) سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات زبانی یاد کرنا مع ترجمہ (۲) ترجمہ قرآن کریم نصف اوّل پارہ ملا۔
(۳) وفات مسیح کے پانچ دلائل از قرآن کریم۔

مجالس کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار کو امتحان کے لئے تیار فرمائیں۔ امتحان کے لئے تاریخ ۱۳؍امان/مارچ برائے ربوہ اور ۱۵؍امان/مارچ برائے بیرونجات مقرر ہے۔ (قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ایمان کے کمال تام کا ذریعہ

زندہ ایمان صرف الہام ہی پر منحصر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :—

''اصل میں ایمان کے کمال تام کا ذریعہ الہامات صحیحہ اور پیشگوئی ہوتے ہیں۔ ایمان کبھی قصوں کہانیوں سے ترقی نہیں پکڑتا ۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان جس مذہب میں پیدا ہوتا ہے جس راہ و رسم کا پابند اپنے آباء و اجداء کو پاتا ہے اکثر اسی کا پابند ہؤا کرتا ہے ۔ اگر ایک بت پرست کے گھر میں پیدا ہؤا ہو تو بت پرستی ہی اس کا شیوہ ہو گا ۔ اور اگر ایک عیسائی کے ہاں اس نے تربیت پائی ہے تو وہی خو بو اس میں پائی جاوے گی ۔ اس کے مسائل اور اس کے بنیادی عقائد کا بہت سا حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی عقل و فہم میں کچھ بھی نہیں آیا ہوتا ۔ صرف لکیر کا فقیر ہوتا ہے ۔ بچپن اور اوائل عمر میں تو کیا کوئی ان مذاہب کی حقیقت سے آگاہ ہو گا عیسویت کے حامی تو اگر ان سے کوئی پوری تعلیم کا پورا جو ان عاقل بالغ بھی ان کی تثلیث کے راز کو پوچھے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ راز ہے جو ایشیائی دماغ کی بناوٹ کے لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے ۔ اور یہی حال بت پرستوں کا ہے ۔ ہاں البتہ اسلام دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کے عقائد ایسے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ سکتا ہے اور وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں . . . . مگر وہ زندہ ایمان کہ جس سے انسان خدا تعالی کو گویا دیکھ لیتا ہے اور وہ نور جس سے انسان کی آنکھ کھل کر انسان کو ایقان تام حاصل ہو جاوے وہ صرف الہام ہی پر منحصر ہے ۔ الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرا ہو جاتا ہے ''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۵ ، ۳۲۶)

طائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا